www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر محمود الحسن عارف☆

پانی پت میں علم القراءات

’علم تجوید وقراءات‘ پاکستان میں چار سلسلہ ہائے سند سے منتقل ہوا ہے، جن میں خصوصاً پانی پت کے مشائخ قراءات (شیخ القراء قاری محی الاسلام عثمانی پانی پتی، شیخ القراء قاری فتح محمد اعمی، شیخ القراء قاری رحیم بخش، شیخ القراء قاری طاہر رحیمی وغیرہ) نے جس طرح تدریس وتحریر کے ذریعے اُردو طبقہ میں اس علم کو منتقل کیا وہ پاکستان کی علمی تاریخ میں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ماہنامہ رُشد کے صفحات میں اس سے قبل مختلف فقہی مکاتب فکر میں تجوید وقراءات کی نمائندہ شخصیات کا تعارف پیش کیا جاچکا ہے۔ پانی پتی سلسلہ تجوید وقراءات اگرچہ علیحدہ سے کوئی مستقل فقہی مکتب فکر نہیں لیکن ان کی جلیل القدر خدمات کی بنیاد پر ماضی بعید سے ہی ان کا ایک منفرد اور مستقل مقام موجود ہے۔ ڈاکٹر محمود الحسن عارف نے انہی امور کے پیش نظر مشائخ پانی پت کی خدمات تجوید وقراءات کو زیرنظر مضمون میں موضوع بحث بنایا ہے۔ ان کا یہ مضمون اس سے قبل ماہنامہ الحسن، لاہور میں شائع ہوچکا ہے، جسے معمولی قطع وبرید کے بعد دوبارہ رُشد کے صفحات کی زینت بنایا جارہا ہے۔

اس سلسلہ کے مشائخ قراءات کی خدماتِ جلیلہ کوموضوع بحث بناتے ہوئے ڈاکٹر قاری محمد طاہر، مدیر ماہنامہ التّجوید نے بھی ’پاکستان میں عصری اور پانی پتی مکتبہ فکر ...... ایک تعارف‘ کے عنوان سے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ ’پاکستان میں علم تجوید وقراءات ...... ماضی، حال، مستقبل‘ سے انتخاب فرما کر ہمیں ایک مضمون ارسال فرمایا تھا لیکن مجلّہ کی ضخامت کے پیش نظر ہم اسے شائع نہیں کررہے۔ شائقین اس مضمون کو ادارہ کی ویب سائٹ www.Kitabosunnat.com پر مطالعہ کرسکتے ہیں۔ [ادارہ]

اِسلام دین رحمت ہے، یہ دین جہاں جہاں پہنچا، وہاں وہاں علم وفکر کی روشنی اور اَبدی مسرتوں کا پیغام بھی ساتھ گیا اور دُکھوں اور پریشانیوں میں مبتلا اِنسانیت نے سکھ کا سانس لیا:

اللہ اے حسن دوست کی آئینہ داریاں   اہل نظر کو نقش بہ دیوار کر دیا
(جوش)

علم وفکر اور عقل ودانش کی یہی رُوشنی ہندوستان میں بھی پہنچی اور اس کی تابانیوں سے مندروں اور جہالتوں کی اس سرزمین کے سارے گوشے جگمگا اُٹھے اور ایک ایک قریہ اِس کے جلووں سے دمکنے لگا۔ آج ہماری گفتگو کا موضوع اور محور پانی پت یعنی سرزمین ہند کا ایک اَیسا قریہ ہے، جو قرآن کریم کی تعلیم وتدریس کے سبب، دنیائے علم ودانش کا چندے آفتاب وچندے ماہتاب بنا اور اس مادرِعلمی کے سلسلے میں نکلنے والے فرزند دنیا بھر میں تعلیم وتدریس قرآن کی

☆ صدر شعبہ اُردو دائرۃ معارفِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں جریدہ عالم پر اپنی بقا کی تحریریں ثبت کر رہے ہیں یعنی:

ثبت اَست بر جریدۂ عالم دوام ما

تاریخ ہند میں جو بھی خوفناک جنگیں لڑی گئیں، اُن کا مرکز بھی یہی شہر اور اس کا مضافاتی علاقہ رہا۔ بھارت کی تاریخ قدیم کی سب سے خوفناک جنگ کوروں اور پانڈوں کی لڑائی ہے جو اسی کے آس پاس کے میدانوں میں لڑی گئی......جس میں لاکھوں اِنسان تہہ تیغ ہوئے۔ مسلم عہد میں چھوٹی موٹی کئی جنگوں کے علاوہ سلطان اِبراہیم لودھی اور سلطان ظہیرالدین بابر کے مابین ۹۳۴/۱۰۲۶ء میں گھمسان کا معرکہ اسی میدان میں لڑا گیا۔ جس نے اگلی تین صدیوں تک کے لئے ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ مغلوں کے حق میں لکھ دیا۔[محمد میاں: پانی پت اور بزرگان پانی:۳،۴]

سلطان جلال الدین اکبر کے عہد حکومت میں (۹۶۴/۱۵۵۶ء) ایک بار پھر، یہیں بساط جنگ بچھی، اس بار مغلیہ تاجدار کے بالمقابل نامور ہندو جرنیل ہیمو بقال تھا۔ اِس مرتبہ بھی پانی پت کی سرزمین نے جلال الدین اکبر کے حق میں عزت واِقتدار کا اور ہیمو بقال کے حق میں ذِلت وشکست کا فیصلہ لکھا۔اس جنگ میں بھی یہ سرزمین لاکھوں اِنسانوں کے خون سے سیراب ہوئی۔

تیسری بار یہ سرزمین اِس وقت شہیدوں اور مقتولوں کے لہو سے لالہ زار بنی جب ۱۱۷۵ھ/۱۷۶۱ء میں پانی پت کی آخری، مگر سب سے خوفناک جنگ لڑی گئی، جس میں مردِ مجاہد اَحمد شاہ اَبدالی کے مدمقابل مرہٹہ کا ٹڈی دل تھا...... اس جنگ میں بھی، میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔[محمود الحسن عارف، تذکرہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پت]

تعلیم وتدریس قرآن کے مراکز

ان مادی اور گوشت پرست کی معرکہ آرائیوں کے ساتھ ساتھ، پانی پت کے انہی میدانوں میں شیطانی اور طاغوتی قوتوں کے خلاف بھی معرکہ آرائیاں جاری رہیں۔ جن کا سلسلہ اُسی وقت شروع ہوگیا جب پانچویں صدی ہجری ر گیارہویں صدی عیسوی میں کئی مسلم خاندانوں کے قافلے اس سرزمین پر اُترے اور انہوں نے اس شہر کی آب وہوا کو موافق پاکر، یہاں ڈیرے ڈال دیئے۔ جن کا سلسلہ اب تک جاری رہا۔

یوں تو اس مردمِ خیر شہر سے شاہ بوعلی قلندر (م ۷۲۴/۱۳۲۳ء)، شیخ شمس الدین ترک شاہ ولایت (م ۷۱۵/۱۳۱۵ء) مخدوم الہند، شیخ جلال الدین میرالاولیا عثمانی جیسے شہرۂ آفاق صوفی، قاضی، محمد ثناء اللہ پانی پتی (م ۱۲۲۵ھ، ۱۸۱۰ء) اور قاری عبدالرحمان انصاری پانی پتی جیسے محدث، علامہ اَلطاف حسین حالی اور نواب شاکر الدولہ جیسے اَدیب اور عبدالرحمٰن کازرونی اور نواب لطف اللہ صادق تیمور جنگ سے مجاہد اور غازی پیدا ہوئے، لیکن اس کی شہرت کو چار چاند قراء اور حفاظ کی اس جماعت نے لگائے، جنہوں نے اس شہر میں تعلیم وتدریس قرآن کی ایک نئی روایت کی طرح ڈالی اور اس کو اکناف واقصائے عالم تک پہنچایا۔

فن تجوید وقرآن کی اِبتداء

یوں تو مسلمان جب سے، اس شہر میں وارد ہوئے (پانچویں صدی ہجری ر گیارہویں صدی عیسوی) اسی وقت سے یہ شہر علم وعرفان کا مرکز رہا، قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی جب پیدا (۱۱۴۳ھ/۱۷۴۰ء) ہوئے، تو اسی شہر نے انہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی تعلیم وتربیت مہیا کی۔[ایضاً]

شعبان۱۳۱۲ھ/۱۷۹۴ء میں جب حکیم عبدالحی مرحوم نے پانی پت کا سفر کیا تو وہاں ۱۱۴/مساجد، آٹھ سے زیادہ حفاظ اور تدریس قراءات کے متعدد مدرسے موجود تھے۔[حکیم عبدالحی، دہلی اور اس کے اطراف:۵۸]

پھر کر نگاہ چار سوٹھہری اسی کے رو برو　　اسی نے تو میری چشم کو قبلہ نما بنا دیا

یہاں تدریس قرآن کے حوالے سے جو ایک تحریک پیدا ہوئی اسے اپنے اَثرات کے اِعتبار سے پانچ اَدوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔تفصیل اس طرح ہے۔

دورِ اوّل ......دورِ تاسیس

قاری مصلح الدین عباسی پانی پت میں اس رِوایت کے موسس ہونے کا شرف رکھتے ہیں، انہیں یہ منزل مدینہ منورہ سے ملی، قاری عباسی صاحب مدینہ منورہ کیسے پہنچے؟ اس کا سبب محض ایک اتفاق ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مدین پہنچنے کے واقعے سے بڑی مماثلت رکھتا ہے۔ اور اگر دنیا کی علمی، سیاسی اورمعاشی تاریخ پر نظر ڈالی جائے، تو اکثر وبیشتر، اتفاقی حوادث ہی بڑے بڑے واقعات کا پیش خیمہ ثابت ہوئے ہیں۔

قاری صاحب کے زمانے میں پانی پت میں شب معراج کے موقع پر آتش بازی کے مقابلے ہوتے تھے، قاری مصلح الدین عباسی بھی آتش بازی کے اِن مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ایک بار اَیسا ہوا کہ ان کے ہاتھ سے ایک شخص مہلک طور پر زخمی ہوگیا۔قاری صاحب اس سے اِتنے خائف ہوئے کہ وہ کسی نہ کسی طرح چھپتے چھپاتے حجازِ مقدس پہنچ گئے، وہاں ایک نوجوان محمد نسیم رام پوری سے ملاقات ہوئی۔ دونوں نے فیصلہ کیا کہ اس آمد کو بامقصد بنانا چاہیے، چنانچہ انہوں نے شیخ القراء قاری عبیداللہ مدنی سے قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔قاری عباسی اگرچہ بچپن میں قرآن حکیم حفظ کر چکے تھے، لیکن فن تجوید وقراءات سے نا آشنا تھے'' الغرض انہوں نے ۱۵/سالوں میں سبقاً پورے قرآن کریم کو قاری عبیداللہ مدنی سے پڑھا۔ پھر جب اپنے مضمون پر حاوی ہو گئے تو وطن واپس لوٹے اور پانی پت میں قرآن کریم کی تعلیم وتدریس شروع کر دی۔ آپ کی تعلیم وتربیت مروّجہ طریقہ سے ہٹ کر تھی، اس لیے آپ سے بہت تھوڑے لوگوں نے فیضان حاصل کیا، جو لوگ آپ سے فیض یاب ہوئے ان میں ان کے بیٹے قاری عبیداللہ المعروف قاری لالہ اوران کی صاحبزادی فضیلۃ النساء عرف بی بی کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔

آپ کے دوسرے شاگردوں میں حافظ محمد زبیر پانی پتی (۱۱۸۰ھ، ۱۷۶۶۔۱۲۵۷ء، ۱۸۴۱ء) قاری قادر بخش پانی پتی کے چھوٹے بھائی اور قاری عبدالرحمن محدث کے والد (پیدائش۱۱۹۷ھ) حافظ اِکرام اللہ انصاری، پانی پت کے ایک ذی وجاہت زمیندار (م ۱۱۹۹۔۱۲۰۰ھ/۱۷۸۵ء) قاری احمد اَنصاری پانی پتی (م۱۲۰۰ھ/۱۲۸۰ء) وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

یہاں ایک دلچسپ واقعہ کا تذکرہ مناسب ہوگا، قاری صاحب کے سوانح نگار لکھتے ہیں کہ قاری مصلح الدین عباسی رحمہ اللہ ایک مرتبہ اپنے صاحبزادے، قاری لالہ کے ہمراہ اپنے دوست قاری محمد نسیم رام پوری سے ملنے کے لئے رامپور گئے۔تو قاری نسیم رام پوری رحمہ اللہ نے پوچھا، اجی حضرت یہ تو فرمایئے کہ مدینہ منورہ سے واپسی کے بعد، پانی پت میں قرآن کی کتنی خدمت کی؟ قاری مصلح الدین رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے اس عرصے میں آپ کے بھتیجے (قاری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لالہ) اور اس کی بہن (فضیلۃ النساء) اور اس کے علاوہ پانچ سات آدمیوں کو قراءت سکھائی ہے۔ یہ سن کر قاری نسیم بولے، افسوس تو نے اپنی عمر بے کار ضائع کر دی میں تو اس عرصے میں صد لوگوں کو قرآن پڑھا چکا ہوں۔ یہ الفاظ سن کر قاری مصلح الدین رحمہ اللہ خاموش ہو گئے۔

اگلے دن قاری نسیم رام پوری رحمہ اللہ نے رامپور کے معززین کو مدعو کیا۔ جب وہ آ گئے تو اپنے دوست قاری مصلح الدین رحمہ اللہ کا تعارف کرایا۔ ان کے صاحبزادے قاری لالہ سے کہا، برخوردار کوئی رکوع سناؤ، تاکہ تمہارے والد کی محنت کا اندازہ ہو سکے۔ قاری لالہ نے تلاوت شروع کی تو حاضرین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ جب وہ تلاوت ختم کر چکے تو قاری نسیم اٹھے، قاری لالہ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: میرا اب تک یہ خیال تھا کہ میں نے قرآن کی بہت خدمت کی ہے، لیکن اب قاری لالہ کی تلاوت سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ قرآن کی اصل خدمت تو قاری مصلح الدین عباسی نے کی ہے، میں نے تو اپنی تمام عمر ضائع کر دی۔ میرے صد شاگردوں میں سے مجھ جیسا پڑھنے والا، ایک بھی نہیں اس کے برعکس، قاری مصلح الدین عباسی رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے، قاری لالہ موسی رحمہ اللہ کو ایسا پڑھایا کہ وہ ہم دونوں پر سبقت لے گیا۔

دوسرا دور......قاری لالہ کی خدمات

قاری مصلح الدین عباسی ...... پانی پتی کی اس روایت کے بانی اور مؤسس ضرور ہیں، لیکن اس روایت اور اس اُسلوب کی اِشاعت کا شرف ان کے صاحبزادے، قاری لالہ رحمہ اللہ کو حاصل ہوا، ان کے والد محترم چونکہ ان کے اُستاد اور مربی بھی تھے۔ اس لیے انہوں نے اپنے اس نوجوان صاحبزادے کی تعلیم و تربیت کچھ اس اَنداز سے کی، کہ وہ آئندہ دور میں شیخ القراء بنے اور ان کی شہرت نے پورے ہندوستان کو متاثر کیا۔

ان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ پندرہ برس کی عمر تک رُوزانہ ان کے گلے پر جلوہ باندھا جاتا تھا، اور بیس سال کی عمر تک ان کے لئے ہر قسم کی ترش اَشیاء ممنوع تھیں۔ حتیٰ کہ میٹھے آم بھی، ان کے والد محترم چکھے بغیر ان کو نہ کھانے دیتے تھے۔ اس کے علاوہ ان کے والد محترم نے انہیں کشتی، پٹہ، بنوٹ، تیر اَندازی، گھڑ سواری اور دوسری مردانہ کھیلوں اور جسمانی ریاضتوں کی بھی خوب مشق کروائی۔ (دینی مدارس کے طلبہ اور اَساتذہ کے لئے یہ واقعہ بہت اَہمیت کا حامل ہے۔ اس دور میں اکیلے قاری لالہ ہی نہیں۔ اکثر علماء اور فقہاء مجاہدانہ ریاضتوں کے وصف سے متصف تھے۔ سید اَحمد شہید اور شاہ اِسماعیل شہید قدس سرہ کی جسمانی ریاضتوں کے واقعات سے کون نابلد ہے۔ ہمارے دینی مدارس کو اس طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔)

جس کے نتیجے میں ان کی آواز میں اتنا سوز اور اتنی عمدگی پیدا ہوگئی کہ جب وہ تلاوت فرماتے تو در و دیوار پر بھی ایک کیفیت طاری ہو جاتی، انہوں نے ۱۲۶۰ھ کو بھوپال میں انتقال فرمایا۔

تیسرا دور

پانی پتی اَنداز تدریس کے اس دور میں جن بزرگوں نے خدمات اَنجام دیں، ان میں قاری نجیب اللہ عثمانی اَنصاری، قاری قادر بخش انصاری، قاری کبیر الدین، قاری عبدالرحمٰن انصاری محدث پانی پتی اور قاری محمد پانی پتی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری نجیب اللہ عثمانی رحمہ اللہ شیخ القراء قاری خدا بخش رحمہ اللہ کے نواسے اور حافظہ رحیم النساء رحمہ اللہ کے صاحبزادے تھے، یعنی ان کی والدہ اور ان کے نانا دونوں پانی پت کی اس روایت کے گلِ گلستان تھے۔ اس لیے وہ اس روایت کے امین اور وارث بنے۔ اُنہوں نے اس علم کو گود سے سیکھا اور لحد تک جاری رکھا۔ وہ اپنے نانا قاری قادر بخش کی جگہ قلعہ معلیٰ میں جانشین بنے اور دہلی میں ۱۳۱۰ھ میں اِنتقال فرمایا۔

تیسرے دور میں تعلیمی اور تدریسی خدمات اَنجام دینے والوں میں دوسرا نام قاری کبیر الدین رحمہ اللہ کا ہے جو کہ کرنال میں ۱۲۲۰ھ/۱۸۰۵ء میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں پانی پت آگئے۔ قادر بخش نے جوہر قابل دیکھ کر، ان کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی اور انہیں اپنے ساتھ قلعہ معلیٰ لے گئے، انہوں نے بارہ برس مفردات کی مشق کرائی یہی وجہ تھی کہ آپ نے تجوید میں اِمامت کا درجہ اور مقام حاصل کیا اور ۱۳۰۶ھ میں اِنتقال فرمایا۔

اسی دور میں تیسرا نام شیخ القراء مولانا قاری عبد الرحمٰن محدث پانی پتی رحمہ اللہ کا ہے، جو قراءت وتجوید کے امام ہونے کے ساتھ ساتھ علم التفسیر اور علم الحدیث میں بھی مقتدائے عوام وخواص تھے، ان کی پیدائش ۱۲۲۷ھ میں پانی پت میں ہوئی۔ اُنہوں نے نو سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ تیرہ سال کی عمر میں انہوں نے مولوی رشید الدین خان اور مولانا مملوک علی نانوتوی سے علوم عربیہ، منطق، فقہ، بیان، اصول اور ریاضت پڑھے اور امام الدین نقشبندی امروہی سے شعبہ قراءات میں باقاعدہ جمع الجمع طریقے سے تلاوت فرماتے، انہیں نحو، قراءات اور تفسیر وغیرہ میں ممتاز درجہ حاصل تھا۔ جب آپ تلاوت فرماتے، تو سامعین پر عجب محویت طاری ہو جاتی، آپ کا طرز بیاں اس قدر سادہ اور عام فہم تھا کہ دس برس کے بچے بھی مضمون کو آسانی سے سمجھ لیتے تھے۔

علوم اِسلامیہ کی تعلیم وتدریس کے علاوہ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان تجوید اور روایت حفص کی تعلیم دیتے، اس طرح اُنہوں نے کم وبیش ساٹھ برس تک درس قرآن کا وعظ فرمایا۔ عورتوں کی دینی تعلیم اور شرعی مسائل میں رہنمائی کے لئے مکان کے ایک حصے میں ہر وقت پردہ پڑا رہتا جس کے پیچھے بیٹھ کر عورتیں مسائل دریافت کیا کرتیں۔ مولانا اَلطاف حسین حالی نے ان کے مواعظ کی بڑی تعریف کی ہے۔ (اس مضمون کی تیاری میں خصوصی طور پر اردو ڈائجسٹ میں شائع ہونے والے مضمون قاریوں اور درویشوں کا شہر پانی پت، سے مدد لی گئی ہے۔)

چوتھا دَور

پانی پت رِوایت اور اُسلوب تدریس کا چوتھا دور قیام پاکستان ۱۹۴۷ء تک جاری رہا، اس دور میں پانی پت کی روایت اور وہاں کا اسلوب تدریس، ہندوستان کے بہت سے علاقوں میں پھیل گیا اور اس اسلوب تدریس اور اَنداز تلاوت کو دوسروں سے متمیز کیا جانے لگا۔ اس دَور میں جن لوگوں نے تدریسی اور تعلیمی خدمات اَنجام دیں ان میں قاری عبد الرحمٰن رحمہ اللہ، مولوی عبد السلام انصاری رحمہ اللہ (م ۱۳۳۶ھ) قاری عبد العلیم انصاری رحمہ اللہ (م ۱۳۳۸ھ/۱۹۹۱ء)، مولانا قاری ابو محمد محی الاسلام عثمانی اور قاری حافظ محمد اسماعیل پانی پتی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

قاری حافظ عبد الرحمٰن اعمی رحمہ اللہ، جنہیں شیخ الفرقان ثانی بھی کہا جاتا ہے، ۱۲۲۰ھ/۱۸۴۶ء میں موضع مابڑی ضلع کرنال میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں کسی طرح پانی پت پہنچ گئے۔ ان کی بے چارگی دیکھ کر قاری نجیب اللہ عثمانی نے ان کی سرپرستی کی اور بڑی محنت اور توجہ سے قرآن پڑھایا۔ قاری عبد الرحمان محدث سے قرآن پڑھا اور سبعہ قراءت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیکھیں۔ اس فن میں مزید مہارت کے لئے عرب کا بھی سفر اختیار کیا۔ انہیں مشہور کتب فنون اس خوبی کے ساتھ یاد تھیں کہ کتاب کا صفحہ او رباب تک بتا دیتے تھے۔ بہت سی کتابوں کا ذخیرہ ان کے پاس جمع رہتا تھا۔ انھوں نے ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں ۶۵ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

اس دور کے بڑے قاری مولوی عبد السلام انصاری رحمہ اللہ ہیں جو قاری عبد الرحمان محدث کے تیسرے صاحبزادے تھے ۱۲۷۴ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء میں انتقال فرمایا۔ اپنے والد محترم قاری عبد الرحمان محدث کے شاگرد اور ان کے جانشین تھے۔ بہت سے لوگوں کو اپنا علمی فیضان منتقل کیا۔

اس دَور کا تیسرا نام قاری عبد الحلیم انصاری رحمہ اللہ کا ہے ، ولادت ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۷۶ء میں اور وفات نواح ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء میں ہوئی۔ دس برس کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ قراءت وتجوید میں مہارت تامہ حاصل کر کے دہلی کے حکیم حاذق الملک حکیم اجمل خان سے طب سیکھی۔ صبح کو مطب کرتے اور پھر سارا دن طلبہ کو قرآن پڑھاتے۔ اُنھوں نے ۵۴ برس کی عمر میں انتقال کیا۔

اس دَور کا سب سے معروف اور قابل ذکر نام قاری ابو محمد محی الاسلام عثمانی پانی پتی رحمہ اللہ کا ہے ان کا سلسلہ نسب یہ ہے:
ابو محمد محی الاسلام بن قاضی محمد مفتاح الاسلام بن مولوی محمد بدر الاسلام۔ وہ پانی پت میں (۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء) میں پیدا ہوئے۔

آپ نے قاری عبد الرحمٰن اَعمٰی سے قرآن حفظ کیا اور کئی علمائے کرام سے تحصیل علم کی۔ ان کی نبی اکرم ﷺ تک سند مکمل طور پر چھپ گئی ہے۔ عمر کے ۷۰/ برس انہوں نے پانی پت میں بسر کیے۔ بعد میں وہ اوکاڑہ میں مقیم ہو گئے، یہیں انہوں نے (۱۳۷۳ھ/۱۹۵۲ء،۱۹۵۳ء) میں اِنتقال فرمایا۔

قاری ابو محمد محی الاسلام عثمانی کی خدمات کی فہرست بہت طویل ہے۔
جن میں قراءتِ عشرہ کی برسہا برس تک تدریس کے علاوہ مشہور تفسیر، تفسیر مظہری کی طباعت، بھی شامل ہے۔ قاری ابو محمد محی الاسلام عثمانی ہی نے اس کا مکمل متن تیار کیا اور اس کی چند جلدیں مکمل کر کے شائع کیں۔ (اس کے حواشی 'خصوصا' قراءاتِ عشرہ کے اعتبار سے تفسیر پر نظر ثانی اہم کام بھی قاری صاحب نے ہی مکمل کیا۔)

پانچواں دور قیام پاکستان کے بعد کی صورت حال

۱۹۴۷ء میں جب ملک تقسیم ہوا تو پانی پت سے بھی ہزاروں خاندان نقل مکانی کر کے پاکستان آ گئے۔ مہاجرین کے ان قافلوں میں بہت سے پانی پت کی روایت کے اَمین قراء اور حفاظ بھی شامل تھے۔ جنھوں نے یہاں آ کر، اسی اَنداز تدریس اور اسی اُسلوب تلاوت کو اپنایا، چونکہ ان کے دلوں میں خلوص اور عمل میں محنت وکاوش کا جذبہ شامل تھا اسی لیے یہاں آ کر اس تحریک کو بہت پذیرائی ملی۔ اس پذیرائی کے پیچھے سب سے زیادہ ہاتھ قاری فتح محمد اَعمٰی اور ان کے نامور شاگرد قاری رحیم بخش صاحب ملتانی کا ہے۔ اَوّل الذکر قاری ابو محمد محی الاسلام عثمانی پانی پتی کے شاگرد رشید تھے۔ ان کی ولادت پانی پت کے قریب ایک قصبے میں ہوئی۔ بچپن ہی میں کس عارضے کے سبب ان کی بینائی جاتی رہی ، لیکن ان کا حافظہ بے حد قوی تھا۔ وصال سے پہلے وہ مدینہ منورہ چلے گئے تھے اور وہیں ان کا اِنتقال ہوا۔

پاکستان میں اس روایت کی اِشاعت اور اس کی مقبولیت کا سہرا قاری رحیم بخش ملتانی کے سر ہے۔ جن کے ذریعے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت بیرون پاکستان پہنچی۔

برصغیر کے عظیم قراء کا تعارف اور ایمان پرور واقعات

تعارف حضرت قاری فتح محمد رحمہ اللہ

آپ کا اِسم مبارک فتح محمد والد کا نام محمد اسماعیل، دادا کا نام اللہ دیا اور پر دادا کا نام جناب نور محمد ہے۔ والدہ کا اسم گرامی نعمت بی بی ہے۔ وطن مالوف پانی پت ضلع کرنال ہے حضرت کا تعلق آرائیں برادری اور خاندان سے ہے۔

وِلادت

۱۱ ریا ۱۲ رذیقعدہ ۱۳۲۲ھ بمطابق ۳۱ رجنوری ۱۹۰۴ء میں اپنے وطن پانی پت کے محلّہ راعیاں عرف اَرائیاں چوڑا کنواں پنچ بستی میں پیدا ہوئے۔ اَبھی ڈیڑھ سال کی عمر ہوئی تھی کہ چیچک نکلنے کے سبب قضاء الٰہی سے نابینا ہو گئے۔ اور حدیث « مَنْ أَذْهَبْتُ كَرِيمَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ كَانَ ثَوَابُهُ الْجَنَّةَ » [مسند احمد:۱۴۰۵۳] جو شخص اپنی پیاری آنکھوں کی آزمائش میں ڈالا گیا پھر اس نے صبر کیا اور ثواب کی نیت کی اللہ تعالی اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے، کی بشارت کا مستحق قرار پائے۔

حیران کن حافظہ

حضرت موصوف نے اپنے بے نظیر حافظہ اور عطیہ خداوندی سے قرآن مجید اور قراءاتِ سبعہ اور عشرہ کی خدمت واِشاعت کا کام بہت خوب لیا۔ چنانچہ حضرت والا نے بچپن ہی میں حفظ قرآن میں اَیسا کمال حاصل کرلیا تھا کہ اگر کوئی صاحب سوال کرتے کہ بتائیں پورے قرآن مجید میں کل رکوعات کتنے ہیں کل سورتیں کتنی ہیں فلاں حرف قرآن میں کتنی جگہ آیا ہے فلاں متشابہ کتنی جگہ آیا ہے تو آپ فوراً جواب دیتے جس سے سائل حیران رہ جاتا۔ اسی طرح اگر کوئی آپ سے کسی سورۃ ، پارہ یا اور رکوع کو اس کے آخری طرف سے سننا چاہتا تو آپ اِس طرح سنا دیتے کہ سب سے پہلے رکوع یا سورۃ کی آخری آیت پڑھتے پھر اس سے اوپر والی پھر اس سے اوپر والی اسی طرح رکوع اور سورۃ کی شروع والی آیت تک پڑھتے اور پڑھنے میں و لا والی اور بغیر و لا والی، تمام آیات کی ترتیب کا پورا لحاظ رکھتے غرض یہ کہ جس طرح کسی رکوع یا سورۃ کو شروع کی طرف سے بلا تکلف پڑھتے تھے اسی طرح آخر کی طرف سے پڑھنے میں بھی آپ کوئی مشکل پیش نہ آتی ،بعد میں آپ کو شیخ قاری شیر محمد خان رحمہ اللہ نے اس طرح پڑھنے سے منع فرما دیا تھا۔

تجوید وقراءات میں آپ کا مقام ومرتبہ

۱۳۶۵ھ میں پہلے حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے قیام کے زمانہ میں شیخ القراء مدینہ حضرت الشیخ مولانا قاری محمد حسن الشاعر مصری ثم المدنی سے مسائل قراءات پر گفتگو ہوتی رہی حضرت والا نے آپ کے تمام سوالات کے محققانہ، تشفی بخش اور اَفادی جوابات عنائت فرمائے اور خوب مذاکرہ وتکرار ہوتا رہا۔ حضرت شیخ القراء محمد حسن الشاعر نے آپ کو خلوص وتبحر علمی کے سبب 'شیخ الوقت' کا لقب دیا اور قراءات کی سند بھی عطا فرمائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فنائیت فی القرآن تادب بالقرآن

حضرت قاری فتح محمد صاحب کو قرآن مجید کے ساتھ انتہائی درجہ محبت تھی، آپ فنا فی القرآن تھے، قرآن کریم آپ کے رگ وریشہ میں رچا بسا ہوا اور آپ کی روحانی غذا تھا۔

اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ قاری عبد المالک صاحب، جو حضرت کے شاگردوں میں سے ہیں، کہتے ہیں کہ میں جب چھوٹا تھا قاری عباس بخاری صاحب کے پاس مدینہ منورہ میں پڑھا کرتا تھا، اس وقت قاری عباس کا حضرت سے تعارف نہیں تھا۔ قاری عباس مسجد نبوی میں آئے حضرت کو بیٹھے دیکھ کر فرمایا یہ کون صاحب ہیں جن سے قرآن کی خوشبو مہک رہی ہے۔ اللہ اکبر۔

اس کے علاوہ حضرت مولانا قاری اِرشاد احمد گنگیر وی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اَقدس رو رہے تھے اور کافی دیر تک روتے رہے۔ میں نے عرض کیا: حضرت اتنا کیوں رو رہے ہیں؟ اِرشاد فرمایا:

''اپنی محرومی پر رو رہا ہوں کیونکہ فالج کی وجہ سے قرآن پڑھنا دشوار ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قرآن مجید سے ایسی محبت نصیب فرما دیں۔'' (آمین)

حضور اکرم ﷺ کی اُمت میں بہت کثرت سے اَیسے اَفراد ہوئے ہیں جو کتاب اللہ کا بے حد ادب کرتے تھے۔

حضرت عکرمہ: قرآن مجید کی تلاوت انتہائی ادب و احترام سے کرتے اور بار بار کہتے: ''هٰذا كلام ربي''

اسی طرح قاری فتح محمد صاحب بھی کلام الٰہی کا بے حد ادب فرماتے تھے ایک دفعہ آپ روزہ سے تھے، آپ کے لئے چائے لائی گئی، آپ نے افطاری کے وقت ایک پیالی پی لی اور باقی تھرماس میں چھوڑ دی۔ نماز مغرب کے آپ سے دوست واحباب ملنے لگے۔ آپ نے فرمایا چائے لاؤ تو تھوڑی سی آپ نے پی اور باقی حاضرین میں تقسیم کرنے کا کہا اس وقت حاضرین کی تعداد تقریباً سات تھی۔ جن میں مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ بھی تھے، آپ نے فرمایا ایک طرف سے پلانا شروع کردیں، چنانچہ چائے کا دور شروع ہوا اسی دوران میں کسی نے قرآن مجید سننے کی فرمائش کردی تو حضرت والا نے فوراً تلاوت شروع فرما دی، چائے کا دور بھی بدستور جاری رہا۔ حضرت والا نے تلاوت ختم فرمانے کے بعد پوچھا ''کیا جس وقت میں پڑھ رہا تھا آپ حضرات نے چائے کا دور جاری رکھا ہوا تھا۔'' حاضرین میں سے کسی نے کہا جی ہاں چائے کا دور چلتا رہا۔ اس پر آپ سخت ناراض ہوئے کہ آپ لوگوں کو قرآن مجید کا ادب ملحوظ نہیں اور فرمایا جب قرآن مجید کی تلاوت ہو تو ہمہ تن تلاوت کے سننے میں مصروف رہنا چاہیے لیکن آپ لوگ تو چائے پینے میں مصروف رہے ہیں۔ [از مقالہ دینیہ]

مجدد القراءت، جزریٔ وقت مولانا قاری رحیم بخش رحمہ اللہ

ولادت ۱۳۴۱ھ وفات ۱۲/ ذوالحجہ بمطابق ۳۰/ستمبر ۱۹۸۲ عیسوی اللہ پاک نے آپ کی ذات سے اتنا کام لیا جو ایک بڑی جماعت بھی نہیں کرسکتی۔

ولادت

آپ کا نام رحیم بخش، جس کو بعد میں حضرت والد رحمہ اللہ نے عطاء الرحیم سے بدل دیا۔ وَالد گرامی کا نام چوہدری فتح محمد اور دادا کا نام حافظ رحم علی ہے۔ آپ کے دادا موصوف کا ایک عجیب واقعہ یہ ہے کہ وہ اپنے کنویں پر سویا کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور رات کو سوتے وقت قرآن پاک کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ کئی بار چور بیل وغیرہ چوری کرنے کے لئے آئے۔ مگر جب حافظ جی رحمہ اللہ کو تلاوتِ قرآن کرتے سنتے تو لوٹ جاتے۔ کہ حافظ صاحب تو جاگ رہے ہیں۔ کئی دن ایسے گزر گئے تو ایک روز چور دن کے وقت حافظ جی کے پاس آئے اور کہا حافظ جی ساری رات قرآن پڑھتے رہتے ہیں سوتے نہیں ہیں۔ آخر آپ کس وقت سوتے ہیں حافظ جی نے پوچھا آخر بات کیا ہے کہنے لگے ہم کئی دفعہ چوری کرنے آئے مگر آپ کو بیدار پاکر باز رہتے رہے۔ حافظ رحیم علی رحمہ اللہ فرمانے لگے کہ اب تک تو میں سویا کرتا تھا اور سونے ہی کی حالت میں تلاوت کیا کرتا تھا۔ البتہ اب اَصل واقعہ معلوم ہو جانے کے بعد نہیں سویا کروں گا اور جاگتا رہا کروں گا۔ حضرت قاری رحمہ اللہ کی ولادت پانی پت ضلع کرنال (ہندوستان) محلّہ چوڑا کنواں ماہ رجب ۱۳۴۱ھ میں ہوئی۔ آپ کی عمر ابھی تین سال کی ہوئی تھی کہ والد کا سایہ اُٹھ گیا۔ آپ کی تعلیم آپ کی والدہ صاحبہ کی کوشش سے ہوئی۔ نیز آپ کے برادرِ بزرگ قاری حافظ محمد اسماعیل رحمہ اللہ نے بھی آپ کی بچپن میں کفالت فرمائی۔

حضرت قاری رحیم بخش رحمہ اللہ کی بے لوثی اور اخلاص

ایک مرتبہ حکیم اَمیر علی قریشی المدنی حضرت والا کے پاس آئے اور بطور ہدیہ کچھ خومانیاں پیش کیں۔ حضرت والا نے فرمایا جو بچہ میرے پاس تعلیم حاصل کر رہا ہو میں اس بچہ یا اس کے والد کا ہدیہ قبول نہیں کیا کرتا۔ حکیم صاحب نے بہت اصرار کیا تو حضرت نے فرمایا میں اپنے اُصولوں کو نہیں توڑ سکتا، جس وقت چھٹی ہو جائے آپ خود دروازہ پر کھڑے ہو جانا اور جس کو پسند کریں دے دینا۔ اس واقعہ سے آپ کا بے لوث ہونا اور محض اللہ کی رضا کے لئے دین وقرآن کی خدمت کرنا ثابت ہوتا ہے آپ کسی شاگرد سے جبکہ وہ تعلیم حاصل کر رہا ہوتا ہرگز ہدیہ نہ لیتے تھے فراغت کے بعد اگر وہ طلب صادق کے ساتھ دیتا تو قبول کر لیتے۔

رشد تفہیم ایڈیشن

طلبا جامعہ لاہور کی تحریری صلاحیتوں کو نکھارنے کی غرض سے ادارہ نے ایک سال قبل 'رشد تفہیم ایڈیشن' کا اجراء کیا تھا جو مسلسل جد وجہد سے علمی ارتقا کی جانب بڑھ رہا ہے۔ دن بدن طلبا کی علمی، فکری اور تحریری صلاحیتیں پروان چڑھ رہی ہیں۔ مجلّہ کے منتظمین اس کے علمی معیار اور طلباء کو شوق دلانے کے سلسلے میں خاصی محنت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے اور مجلّہ کے مقاصد کو پورا فرمائے۔ [ادارہ]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ